© rasailojaraid.com

البیرونی اور اصفہبذ جیلجیلان مرزبان بن رستم

از

(جناب مولانا ابو محفوظ الکریم صاحب معصومی استاذ شعبہ عربی مدرسہ عالیہ کلکتہ)

(۳)

مرزبان اور خاندان کاکویہ بعض مغربی[1] محققین علاء الدولہ ابن کاکویہ کو مرزبان بن رستم بن شروین کا پسر زادہ قرار دیتے ہیں۔ یہ بات تاریخی مسلمہ ہے کہ ابن کاکویہ (م ۴۳۳ھ) کو سیدہ نے اصفہان کی ولایت پر متعین کیا تھا وہ ملکہ رے کا قریبی رشتہ دار بھی تھا، عام تاریخی روایت یہ ہے کہ مجد الدولہ کا ماموں زاد بھائی ہونے کی بنا پر ابن کاکویہ کے لقب سے مشہور ہوا۔ دوسری طرف مجد الدولہ کے ماموں کا نام رستم بن مرزبان بتایا گیا ہے جس کے متعلق ظن غالب یہی ہے کہ مرزبان بن رستم بن شروین کا فرزند تھا، ان دونوں روایتوں کے پیوند سے محققینِ مغرب نے یہ نتیجہ نکالا کہ ابن کاکویہ، دشمنزیار (یا دشمن زار جیسا کہ سکوں میں ہے) رستم بن مرزبان بن رستم بن شروین کا فرزند تھا گویا خاندانِ کاکویہ خانوادۂ باوندیہ کی ایک شاخ تھا۔

اس قول کی سند روضۃ الصفا[2] کی عبارت اور ابن الاثیر کا یہ بیان ہے کہ:

"وانما قیل لہ (ابن) کاکویہ لانہ ابن خال مجد الدولۃ .....

والخال بلغتہم کاکویہ"

---

[1] فرڈیننڈ یوستی: ایرانی اسمائی نامے Iranisches Namenbuch ص ۱۵۲ (نمبر ۳)، ص ۱۹۷ (نمبر ۲۳) ص ۱۹۷ (۲۳) ۱۸۹۵ء دی سلین: ترجمہ ابن خلکان: ج ۱ ص ۴۲۵ حاشیہ رقم ۱۷، ڈاکٹر ریو: فہرست نسخ فارسیہ موزہ برطانیہ: ص ۴۳۳ شمارہ: Or. 16, 830؛ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام: ج ۲ ص ۶۶۷-۸، زامباور (۲۰۸) manuel 17

[2] روضۃ الصفا: ج ۴ ص ۴۵ نول کشور ۱۹۱۳ء، ابن الاثیر ج ۹ ص ۳۳۸ ۱۸۶۳ء یورپ:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بوجوہِ ذیل ہمیں اس قول سے اختلاف کا حق حاصل ہے :

(۱) علاء الدولہ محمد بن دشمنزیار کا نسبی اتصال رستم بن مرزبان سے کسی صریح تاریخی بیان پر مبنی نہیں۔

(۲) اس بات کا تاریخی ثبوت موجود نہیں کہ رستم بن مرزبان کا لقب دشمن زار یا دشمنزیار تھا

(۳) ابن کاکویہ کی شخصیت اس عہد کی سیاسی تاریخ میں بے حد معروف رہی ہے اگر وہ آل باوند سے ہوتا تو اس خاندان سے بحث کرنے والے مؤرخین ضرور اس کا ذکر کرتے۔ یہ بات وہم و گمان میں نہیں آسکتی کہ اتنی شہرت و اہمیت کے باوجود مرعشی یا ابن اسفندیار آل باوند کے سلسلہ میں اس کا ذکر نہ کریں۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ علاء الدولہ دراصل مجد الدولہ کے بجائے سیدہ والدہ مجد الدولہ کے ماموں کا فرزند تھا اور اسی بناء پر ابن کاکویہ کے لقب سے مشہور ہوا۔ اس خیال کی بنیاد ابن الاثیر کا ایک بیان ہے جس کو اہلِ مغرب بہ استثناء ریو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

"ھو ابو جعفر بن دشمنزیار و انما قیل لہ کاکویہ لانہ ابن خال والدۃ مجد الدولۃ . . . . وکاکویہ ھو الخال بالفارسیۃ وکانت والدۃ مجد الدولۃ قد استعملتہ علی اصفہان"[۱]

ابن الاثیر کا پہلا بیان (جو اس کی تاریخ میں دوسرا بیان ہے) ہمارے نزدیک سبقِ قلم یا ناسخین کے سہو پر مبنی ہے، بہ نسبت اضافہ کے کسی ایک لفظ کا سقوط کثیر الوقوع ہے ہمارے خیال کی تائید ابن خلدون سے ہوتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں[۲] کہ : "وکان . . . . ابن خال ھذہ المرأۃ"۔ ابن خلدون کی یہ صراحت خواہ ابن الاثیر کے علاوہ کسی اور ماخذ پر مبنی ہو یا اسی کی تاریخ الکامل سے ماخوذ ہو بہر نوع ہمارے دعوی کو ثابت کر دینے کے لئے کافی ہے۔ علاوہ بریں متداول تاریخی مصادر میں علاء الدولہ کا جہاں بھی ذکر آتا ہے زیادہ سے

---

[۱] الکامل : ج ۹ ص ۱۲۶ (یورپ)، [۲] العبر : ج ۴ ص ۴۶۷ (مصر)،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیادہ اس کو دشمنزیار کا فرزند قرار دیا جاتا ہے اور اس سے اوپر کی ایک پشت کا بھی ذکر نہیں کیا جاتا۔ خود علاء الدولہ کے معاصر مثلاً ابو علی سینا اور مفضل بن سعد المافروخی[1] جب اس کا نام لیتے ہیں تو ابو جعفر محمد بن دشمنزیار کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ پس کسی قوی تاریخی سند کے بغیر دشمن زار کی اصلیت کے متعلق ہم اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ دیلم کے کسی سربرآوردہ خاندان کا رکن ہوگا جس سے آل باوند کی رشتہ داری قایم ہوئی۔ اور دشمنزیار سیدہ ملکۂ رے کا ماموں تھا اس کو باوندی اصل سے قرار دینے کے لیے کوئی ثبوت موجود نہیں۔

اشتباہ آل باوند کی تاریخ میں تشابہ اسماء کی وجہ سے بڑی دشواری پیش آتی ہے، اسی سلسلہ کا ایک قابل غور سوال یہ ہے کہ شہریار جس نے قابوس کی معیت میں رستم بن مرزبان مجد الدولہ کی فوجوں کو ہزیمت دے کر شہریار کوہ پر اپنی اصبہبذیت قائم کر لی تھی وہ شہریار بن شروین تھا یا شہریار بن دارا بن رستم بن شروین؟ تاریخ بن اسفندیار قسم الحاقی میں اس کو شہریار بن دارا لکھا ہے اور اس موقع پر عباس اقبال کا یہ حاشیہ[2] ہے کہ:

> "کسے کہ از جانب قابوس مامور شہریار کوہ شد بشہادت عتبی و ابن الاثیر شہریار بن شروین بودہ چنانکہ در صفحہ، نیز خوانندہ اے کہ با افزودن فصولے از تاریخ یمینی برایں کتاب بخیال خود آنرا کامل کردہ بہمیں شکل آوردہ۔ فقط سید ظہیر الدین (ص ۱۹۱) ایں شخص را شہریار بن دارا بن رستم بن شروین نامیدہ ست"

عتبی اور ابن الاثیر اس میں شک نہیں کہ شہریار بن شروین کا اس واقعہ[3] میں ذکر کرتے ہیں لیکن ۳۸۸ھ سے ۳۹۷ھ تک کے مسلسل وقائع میں خود عتبی کبھی شہریار بن رستم[4] اور کبھی شہریار[5] بلا تصریح

---

[1] دانش نامہ علائی کے نسخے دیکھیے (فہرست برٹش میوزیم فارسی: ص ۴۳۳ شمارہ [illegible]) "رسالۂ محاسن اصفہان" للمافروخی کے فارسی ترجمہ کی تلخیص، دانش نامہ مطبوع ہے، بابت ۱۹۰۹ء (ص ۶۶۷)

[2] تاریخ طبرستان: ج ۲ ص ۲۵ (تہران)

[3] یمینی: ص ۲۰۵ (سطر ۱۲)، المنینی: ج ۲ ص ۳

[4] ایضاً: ص ۲۲۵ (دہلی) "استظہر بشہریار" ص ۲۲۵ (سطر ۱۵: الاصبہبذ شہریار بن رستم۔ و ج ۲ ص ۹ (مصر)

[5] یمینی: ص ۲۲۰ (سطر ۵: فلجأ الاصبہبذ شہریار الی ساریۃ ج ۲ ص ۱۰ (مصر) واقعات کے تسلسل سے ثابت ہوتا ہے کہ شہریار، شہریار بن رستم یا شہریار بن شروین سے ایک ہی شخص مراد ہے۔ اور کبھی اس کو صرف "اصبہبذ" کہا گیا ہے (دیکھو یمینی: ص ۲۰۹ سطر اول، ص ۲۱۲ سطر دوم ص ۲۲۶ سطر ۴، ص ۲۲۹ سطر ۸ ——— طبع دہلی ۱۸۴۷ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ولدیت لکھتا ہے اور بظاہر اس کی مراد ایک ہی شخص سے ہے پس اس دعوی کے ثبوت میں کہ قابوس کی جانب سے مامور شہریار کوہ پسر شروین تھا عتبی کا بیان ناکافی ہے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ عتبی دراصل شہریار پسر دارا ابن رستم کا ذکر کبھی بشکل ابن رستم اور کبھی بہ شکل ابن شروین کرتا ہے۔ عتبی شہریار بن شروین یا کسی اور باوندی اصفہبذ کا ذکر مستقل عنوان اور مخصوص باب میں نہیں کرتا ہے کہ باوندیوں کے سلسلہ میں اس کے بیان کو اہمیت دی جاتے ابن الاثیر اسی کا خوشہ چین ہے اور اس کی ضخیم تاریخ آل باوند سے جس حد تک تعرض کرتی ہے معلوم ہے ایسی صورت میں مرعشی پر اعتماد کرنا مناسب ہے۔ یہ بات قرین قیاس نہیں معلوم ہوتی کہ شہریار بن شروین (خال قابوس) کامل ۳۷ سال کی اصبہبذیت کے بعد اتنی مدت تک زندہ رہا ہو کہ ۳۸۸ھ میں قابوس کے ہم رکاب شہریار کوہ پر حملہ آور ہوتا اور زمام اصبہبذیت اپنے ہاتھ میں لیتا۔ حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ قابوس کی معاودت طبرستان کے زمانہ سے ۳۹۷ھ تک شہریار بن دارا کے سوا کوئی دوسرا شخص اصبہبذ شہریار کوہ نہ تھا، ۳۵۸ھ کے بعد طویل مدت تک شہریار بن شروین کا بقید حیات رہنا کسی مستند ذریعہ سے ثابت نہیں ہوتا۔ اور اس سے فردوسی کی ملاقات کا قصہ جس کو ہرمان ایتھے[1] (H. Ethe)، نولڈیکی (Nöldeke) اور علی الخصوص علامہ قزوینی[2] پرزور الفاظ میں بیان کرتے ہیں قابل اعتبار نہیں کہ خود اس واقعہ کا

---

[1] ZDMG ۱۸۹۶ء ج ص ۸۹-۷۹ نولڈیکی کی کتاب متعلقہ فقہ اللغہ ایرانی کا حوالہ چہار مقالہ کے حواشی میں دیکھو نیز ملاحظہ ہو Iranian National Epic (ص ۲۷)، [2] مقدمہ مرزبان نامہ (ق)۔ طبع گب میموریل، حواشی چہار مقالہ: ص ۱۹۰، قزوینی ابن اسفندیار کی عبارت پیش کرتے ہیں اس عبارت کے لئے دیکھو تاریخ طبرستان (۲ ص ۲۱ تہران)۔ عروضی کی اصل روایت کے لئے دیکھئے چہار مقالہ (۷۴-۱۵) نظامی کی روایت میں شہریار کے بجائے نسخوں میں "شیرزاد" یا "شہرزاد" مرقوم ہے، اور چہار مقالہ کے کسی نسخہ میں اس شہریار کی ولدیت کا ذکر نہیں اور نہ اس روایت کے مستند متقدمین کے یہاں اس کا سراغ ملتا ہے، آٹھویں صدی ہجری کا ایک مصنف جعفر بن محمد حسینی بظاہر عروضی ہی سے اس روایت کو نقل کرتا ہے لیکن سپہبذ تبرستان کے نام کے علاوہ اس کی ولدیت کا اظہار نہیں کرتا اس کی تاریخ جو بایسنغر بہادر کے نام پر لکھی گئی ہے اس کا ایک نسخہ مکتوبہ ۹۸۶ھ ہجری ہمارے پیش نظر ہے (برگ ۹۵ ط زیر شمارہ ۸۰ (فارسی) ذخیرۂ سوسائیٹی) اس نسخہ میں سپہبذ کا نام "شیرزادی" لکھا ہے۔ ابن اسفندیار کے الحاقی حصہ میں یہی روایت کچھ آمیزش کے ساتھ ملتی ہے اور قرینہ غالب ہے کہ ناقل نے عتبی کی تاریخ یمینی کی بنیاد پر عروضی کے شہریار کو شہریار بن شروین لکھ دیا ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

راوی نظامی عروضی اصبہبذ شہریار (جس سے فردوسی کی ملاقات ہوئی) کی ولدیت ظاہر نہیں کرتا پس اس امر سے قطع نظر کہ فردوسی کا سفر طبرستان متکلم فیہ مسئلہ ہے اگر واقعہ کی صحت قطعی طور پر ثابت بھی ہو جائے تو عروضی کی روایت کا شہریار کیا ضرور ہے کہ پسر شروین ہی ہو۔ وہ اصفہبذ شہریار بن دارا بھی ہو سکتا ہے اس سے فردوسی کی ملاقات ۳۹۷ھ سے قبل ہوئی ہوگی

قائمہ آل باوند گذشتہ مباحث کو سمجھنے کے لئے باوندی سپہبذوں کی فہرست کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ مندرجہ ذیل فہرست کی ترتیب میں مرعشی[2] پر خاص طور پر اعتماد کیا گیا ہے اس کے علاوہ قدیم وجدید ماخذوں کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۱۔ باو بن شاپور بن کیوس	۱۵ سال	=	۴۵ھ ہجری
ولاش (قاتل باو)	۸ ،،	=	۶۰ھ
۲۔ سرخاب بن باو	۳۰ ،،	=	۶۸ھ
۳۔ مہر مردان بن سرخاب	۴۰ ،،	=	۹۸ھ
۴۔ سرخاب بن مہر مردان	۲۰ ،،	=	۱۳۸ھ
۵۔ شروین بن سرخاب	۲۵ ،،	=	۱۵۸ھ

---

[1] دیکھو تنقید شعر العجم (صفحہ ۱۲۴۔ ۱۹۴۲ء انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی)

[2] مرعشی: تاریخ طبرستان و رویان (ص ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۳۲۲، ۳۲۳) طبعہ برنہارد دارن ۱۸۵۰ء (ب) مجمل مفصل (قلمی) تالیف ۱۰۶۵ھ از مرزا محمد رازی ابن محمد جمشید نسخہ ۱۱۰۰ھ (برگ ۱۹۵/ظ شمارہ ۴۳ ذخیرۂ سوسائٹی) (ج) تحفۃ الاخیار: از محمد صفی بن ولی قزوینی تالیف ۱۰۷۶ھ در قصبہ مراد آباد . . . . در ظل عاطفت نواب اصالت خاں (برگ ۱۹۸/ظ شمارہ ۵ ذخیرۂ کرزن) (د) حدیقۃ الصفا: از یوسف علی بن غلام علی خاں تالیف ۱۱۶۹ھ (برگ ۲۷۴ ظ مجلد یکم، شمارہ ۵۴ ذخیرۂ سوسائٹی) ان نسخوں کی تفصیلات کے لئے ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کی فہرستیں ملاحظہ فرمائیں۔ (ہ) جرنیل ایشیاٹک سوسائٹی بمبئی ج ۱۲ صفحہ ۱۲-۱۶ (۱۸۷۷ء مضمون نگار منتخب التواریخ کا حوالہ دیتا ہے اس کے مؤلف کا نام نہیں بتاتا اور بدایونی کی مشہور تاریخ کو آل باوند سے تعلق نہیں)۔ (و) مازندران و استراباد: صفحہ ۱۳۵ ۱۹۲۷ء گب میموریل (ز) زامبور: انساب سلاطین اسلام، صفحہ ۱۸۶ (رقم ۱۷۵) ۱۹۲۷ء، (ح) حبیب السیر: جزو چہارم جلد دوم صفحہ ۴۴،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶ - شہریار بن قارن[1] بن شروین	۲۸ سال	=	۱۸۳ھ
۷ - شاپور[2] بن شہریار (؟)			
	۱۲ سال	=	۲۱۱ھ
۸ - جعفر بن شہریار			
۹ - قارن[3] بن شہریار	۳۰ سال	=	۲۲۳ھ
۱۰ - رستم بن سرخاب بن قارن	۲۹ //	=	۲۵۳ھ
۱۱ - شروین بن رستم	۳۵ //	=	۲۸۲ھ
۱۲ - شہریار بن شروین	۳۷ //	=	۳۱۷ھ
۱۳ - رستم بن شروین (زیر بحث)	۱۴ //	=	۳۵۴ھ
۱۴ - دارا بن رستم بن شروین	۸ //	=	۳۶۸ھ
۱۵ - مرزبان بن رستم بن شروین (زیر بحث)	۱۲ //	=	۳۷۶ھ
۱۶ - رستم بن مرزبان (دا بن رستم بن شروین؟)			
۱۷ - شہریار بن[4] دارا بن رستم	۹ //	=	۳۸۸ھ
رستم بن مرزبان (دوسری دفعہ)	۱۱ //	=	۳۹۷ھ تا ۴۰۷ھ؟

---

[1] قارن پسر شروین باپ کی زندگی ہی میں فوت ہوا مرعشی کی تصریح ہے: "و پسرش قارن پیش از شروین بگذشت اصفہبذ شہریار پسر زادۂ شروین بود کہ ہارون رشید از شروین بنو ابستاند و بعد از شروین اصفہبذ شہریار بن قارن ملک الجبال بود" (ص ۲۰) [2] شاپور کو مرعشی نے اصبہبذان آل باوند کی فہرست میں شمار نہیں کیا ہے، لیکن خود ہی اس کا ذکر بحیثیت اصبہبذ کیا ہے نیز مرعشی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شاپور پسر قارن بن شروین نہ تھا اس کے الفاظ یہ ہیں: "و اصفہبذ شروین درگذشت از دو پسرے ماند یکے قارن کہ پدر شہریار است و ابن قارن قبل از پدر وفات یافت و یکے شاپور" (ص ۱۶۲) شاپور ایک مختصر مدت کے لئے اصبہبذ ہوا، رابینو "مازندران و استر آباد" میں جعفر کے مرنے کا سال ۲۵۰ھ ۸۶۴ء لکھتا ہے مگر آل باوند اب تک قدیم ایرانی مذہب پر قائم اور آداب و تہذیب میں آل ساسان کے صحیح معنوں میں وارث تھے ان تمام باتوں کے باوجود خالص عربی نام جعفر سے کسی باوندی کا موسوم ہونا عجیب بات ہے۔ [3] پہلا باوندی جس نے اسلام قبول کیا قارن بن شہریار تھا مرعشی لکھتا ہے: "و اول در قبائل خود اسلام او قبول کرد و زنار از میاں بگسیخت" (ص ۲۰۵) یہ لوگ غالی شیعہ تھے جیسا کہ ان کے سکوں سے ظاہر ہے، نیز مرعشی لکھتا ہے: "و چوں اصفہبذان مازندران در اوائل کہ اسلام قبول کردند شیعہ بودند و با اولاد رسول علیہم السلام

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

[خل]اصہ | ہماری بحث کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱- بیرونی ۳۸۲ھ سے خوارزم سے باہر رہا بلکہ امیر ابونصر ابن عراق سے جب کتاب السموت [...]ھوائی ہے اس وقت بھی کہیں باہر تھا: اور کتاب السموت کی تالیف کا زمانہ خود بیرونی کے [...]یان کی روشنی میں ۳۸۰ھ کے قریب سمجھا جاسکتا ہے۔ بہرحال ۳۸۲ھ میں اس کا رے پہنچنا قوی [...]رینہ پر مبنی ہے۔

۲- اس زمانہ میں جبال طبرستان فرمانروائے رے فخر الدولہ بویہی کے زیر اثر رہے ہوں گے [...]صفہبذ مرزبان بن رستم باوندی سے بیرونی کا تعلق شاید رے یا جرجان میں پیدا ہوا لیکن امکان [...]الب اس امر کا ہے کہ خود بیرونی جبالِ طبرستان شہریار کوہ (فریم) کے علاقہ میں پہنچا اور ۳۸۳ھ [...]سے ۳۸۷ھ تک مرزبان سے وابستہ رہا اور اس کے نام پر کتاب مقالید الہیئة تالیف کی

۳- ۳۸۷ھ کے اواخر سے رے جرجان اور بلاد جبل انقلابات سے دوچار ہوئے، قابوس [...]ور شہریار بن دارا کی فوجوں سے مجد الدولہ اور رستم بن مرزبان کی متحدہ طاقت کا مقابلہ تھا، شعبان [...]۳۸۸ھ میں قابوس جرجان پہنچا اس مختصر زمانہ میں بیرونی یقیناً حدود رے و طبرستان میں رہا ہوگا [...]ور یہی زمانہ ہے جس کی شکایت اس نے الاستیعاب میں کی ہے کس میرسی کی حالت میں اس کا [...]در کسی علم دوست رئیس کے یہاں ہوا جس کو اپنی کتاب میں الشیخ ایدہ اللہ کہتا ہے اسی کی فرمائش

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) حسن اعتقاد داشتند سادات را دریں ملک مقام آساں تر بود" (ص ۲۷۸)

[...]ے مرعشی کی تاریخ میں شہریار بن دارا طبقہ اول باوندیہ کا آخری سپہبذ ہے اس کا نام مجمل مفصل (قلمی) میں "دارا بن دارا" اور حدیقۃ الصفا(ق) میں "اصفہبذ بن دارا" ہے حدیقہ کے مصنف نے قابوس بن وشمگیر [...]وابس کا ہمشیرہ زادہ قرار دیا ہے جو غلط ہے۔ ہمارے خیال میں "دارا بن دارا" اور "شہریار بن دارا" ایک [...]ی شخص ہے صاحب مجمل مفصل نے اسی کے یہاں فردوسی کا پہنچنا اور شاہنامہ پیش کرنے کا واقعہ لکھا ہے

[...] پیش نظر قلمی مراجع میں مرزبان کا ذکر صرف مجمل مفصل میں ملتا ہے اسپہبذ شہریار بن شروین [...]کے ذکر میں یہ الفاظ ہیں کہ: "وادخال قابوس بن وشمگیر بود سی و ہفت سال بادشاہی نمود۔ مرزبان [...]نامہ از تصانیف مرزبان بنی اعمام اوست"

[...]ے الاستیعاب: برگ اب نسخہ جمعیت آسیویہ شمارہ 1481/ ۸۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر کتاب الاستیعاب تالیف کی۔

۴۔ قابوس کی معاودت طبرستان کے ساتھ ہی بیرونی اس کے دربار میں پہنچا ہو کچھ قرینِ قیاس نہیں۔ ۳۸۸ھ کے بعد کسی طرح قابوس سے روشناس ہوا اور ۴۰۳ھ تک اسی کے دربار سے وابستہ رہا۔

دیباچۂ کتاب: شکل مغنی کے قصہ میں دیباچہ کا ماحصل پیش کر دیا گیا ہے لہذا اس کا ترجمہ غیر ضروری ہے ہاں بعض ضروری باتیں حاشیہ پر درج کر دی گئی ہیں۔

(ص ۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ استعین کتاب مقالید علم ما یحدث فی بسیط الکرۃ، عملہ ابو الریحان محمد بن احمد البیرونی، للاصفہبذ جیلجیلان فدرشوارجرشاہ ابی العباس مرزبان بن رستم بن شروین[1] مولی امیر المومنین،

جُبلت[2] القلوب علی حُبّ من احسن الیہا، والحب یحمل صاحبہ علی اظہار ما فی الضمیر وتقدیرہ عند المحبوب، فاذا اجتمع مع داعی المحبۃ والطبیعۃ باعث شکرٍ علی صنائعَ وأیادٍ، فہنالک تحدث الخدمۃ الحقیقیۃ وتلزم العبودیۃ الراتبۃ الابدیۃ، ومثال ذلک ما اشرب قلبی من خالص المحبۃ وصافی المودّۃ لمولانا الاصفہبذ الجلیل السید جیلجیلان ندشار[3] خرشاہ، عمّر اللہ العالم بامتداد مدتہ وحرس بہجۃ الایام بدوام قدرہ وثبات دولتہ۔ قد انضاف ذلک[4] [الی] ترحیبہ بی، وتقریبہ لی، واکرام ایای ووتوفیرہ[5] علیّ) تفضلاً منہ وتبرعاً بالکرم، من غیر استحقاق و [لا]

---

[1] عنصر المعالی (ص ۶)، ابن اسفندیار (ص ۱۳۷)، مرعشی (ص ۲)، ہمائی (مقدمۂ تفہیم): "شروین" الآثار الباقیہ (ص ۳۹) — "شروین"، "شرومن" — اصل (مقالید الہیئۃ): "شیرن"

[2] اصل: "حــلب" غیر منقوط [3] اصل: "ندشار خرشاہ"

[4] اصل: قد انضاف ذلک ذلک ترحیب بی" [5] زیادہ برہامش۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بسابقة[1] سلفت لی فی القیام بموجب خدمته فعلاً، وان لم اخل منها نیة وقولا فاذا هو — ادام الله علوه — مالک رقی مابقیت واین کنت، ولیس یحسن فی طریقة العقل الذی هو عیار جمیع الاشیاء نسیان شکر المولی طرفة عین، لکنه یلزم العبد القیام به علی قدر الوسع والامکان، سواء طولب به اولم یطالب۔

ولما کان ذکر مولانا الاصفهبذ الجلیل السیّد — ادام الله دولته — اقرب الیّ من حبل الورید، ومنته الظاهرة اشمل علی جلدی، وشکر صنائعه المتواترة الزم لی من ظلّی۔ وکان هو صفوة اولی الفضل من الانس، وحضرته معدن[2] العلم وینبوع الحکمة، ومجلسه العالی مجمع الآداب وملقح الالباب۔ لم احب ان اخدم فناءه الرحب بغیرها، وان کان نهری یضل[3] فی بحره، وما هندی من روائح العلم یصغر بازاء قدره۔ ولکن "الاعمال[4] بالنیات" وکل یعمل علی شاکلته۔

(۱۷۶ ظ) فاثبتّ[5] لخزانته المعمورة قصة مبدء الشکل الکریّ الذی یستغنی بلوازمه عن الشکل القطاع الذی لاغناء عنه فی علم الهیئة والی شریف همته وسابغ فضله وحرمته[5] الملجأ فی بسط عذری وتمهیده، وتشریفی بقبوله وتأمله۔ والله اسئل قبل وبعد ان یبقینی فی ظله ویعیننی علی خدمته بمنه وطوله۔

مبدء[6] الکتاب: اقول ان الدوائر العظام اذا تقاطعت علی السطوح الکریة، وحدثت منها الاشکال مختلفة، ففی کرة السماء تتشکل منها المیول

---

[1] اصل: "من غیر استحقاق وبسابقة" [2] اصل: "للعلم"
[3] ... [4] ... [5] اصل: "حریسه" [6] اصل: "مبد"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والعروض وسعة المشارق واختلاف المطالع وقسيّ الايام والليالي والارتفاعات والانحطاطات والسموت ومطالعها، ومقادير الزوايا المختلفة باختلاف تقاطع هذه الدوائر وليس الى معرفة أقدار بعضها من بعض واستخراج المجهول من المعلوم منها سبيل الا بتحصيل النِّسَب التي بين جيوبها، والمرجع في ذلك الى شكلٍ يلقَّب بالقطاع[1] - وهو من قسيّ عظامٍ على بسيط الكرة، متقاطعةٍ قد خرج كل اثنين منها من نقطة غير الاخرى - وقد ذكره بطلميوس في النوع الثاني عشر من المقالة الاولى من كتاب المجسطي[2]، ووجد ايضا في كتاب الكريات[3] لمانالاوس وهو اقدم منه بزمانٍ -

والنِّسَبُ الواقعة في هذا القطاع تتألَّفُ من نسبتَيْنِ تَعطيها ستة مقادير، نسبة اثنين منها نسبة آخرين، مثنّاةً بنسبة الآخرين الباقيين وزاد في شرحه وتتبع العمل في اقسامه ابو العباس الفضل بن حاتم النيريزي[4]

[1] بالضم وتخفيف الطاء - كشاف اصطلاحات الفنون: ص۱۲۰۱ (کلکتہ)۔ [2] دیکھو تاریخ الحکماء للقفطی ص۹۶-۹۷ (یورپ)۔ نیز دیکھو sarton: Introduction vol. I 274 [3] اس کتاب کے مقالہ ثالثہ میں "شکل قطاع" کی تفصیل ملتی ہے (طوسی: تحریر کتاب مالاناوس فی الاشکال الکریہ) مالاناوس کی کتاب کو ابن عراق نے اپنی تحقیق و اصلاح کے ساتھ مرتب کیا تھا ابو عبداللہ محمد بن عیسی الماہانی اور ابو الفضل احمد بن ابی سعد الهروی وغیرہ نے بھی اپنی ترتیب و اصلاح کے ساتھ اس کے نسخے مدون کئے تھے اخیر میں نصیر الدین طوسی نے جملہ اہم نسخوں کو پیش نظر رکھ کر اپنا نسخہ مرتب کیا جس کا نام تحریر کتاب مالاناوس فی الاشکال الکریہ ہے - طوسی نے ابن عراق کے نسخہ سے بہت فائدہ اٹھایا اور اس کی تعریف کی ہے، الماہانی اور الہروی کے مرتبہ نسخوں کے باوجود اس کے الفاظ یہ ہیں کہ: "فبقیت متحیرًا فی ایضاح بعض مسائل الکتاب سنین الی عثرت علی اصلاح الامیر ابی نصر منصور ابن عراق رحمہ اللہ فاتضح لی منہ معرفۃ ما کنت متوقفا فیہ" ابن عراق کے نسخہ کی خصوصیات کو اس نے اپنے نسخہ میں محفوظ رکھا ہے۔ طوسی کے نسخہ کے لئے دیکھو: sarton: Int. vol. I, 253-54, vol. II. 1003 (17)
[4] اصل: "التبریزی" - بالتاء، ابن حاتم کے ترجمہ میں قفطی کی تصریح ہے: ونیریز احدی بلاد فارس وتشتبہ بتبریز - (ص۲۵۴ یورپ)، الفہرست ص۳۸۹ (مصر) چہار مقالہ: ص۱۹۷

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وابو جعفر محمد بن الحسین الخازن، فی شرح کل واحد منهما الکتاب المجسطی، ولخصه

ایضاً ابو جعفر الخازن فی زیج الصفائح[1]، وابو نصر منصور بن علی بن عراق فی

کتاب تهذیب التعالیم[2] - وافرد ثابت بن قرة[3] کتاباً فی النسبة المؤلفة واقسامها

واستعمالها، وله کتاب آخر فی الشکل القطاع وتسهیل العمل علیه - وکثیر من

المحدثین کابن البغدادی[4] وسلیمٰن بن عصمة[5] وابی سعید احمد[6] بن [۱۷۶ ب]

محمد بن عبد الجلیل السجزی وغیرهم خاضوا فی هذا المعنی، واعتنوا به اذ

کان العمدة فی علم الهیئة، حتی لولاه لما توصلوا الی الوقوف علی شیء مما

ذکرناه وعلیه کانوا یعملون، وایاه یستعملون وبه یأخذون، الی ان طال الامد

وانتهت المدة الی زماننا هذا ذی العجائب والبدائع والغرائب، الجامع

بین الاضداد - اعنی بذلک غزارة[7] ینابیع العلوم فیه، وتهیؤ طبائع اهله

لقبول ما یکاد ان یکون الکمال والنهایة فی کل علم، وانتشار الفضل فیهم

والقدرة علی استنباط العجائب المعجزة جلّ القدماء، مع ظهور الخلاف فیهم

تضادّ ما ذکرناه وتناقضه من عموم التنافس والتحاسد ایاهم واستحواذ

---

[1] الفہرست: ص ۲۹۳ (مصر)، القفطی: ص ۳۹۶ اس کتاب پر ابن عراق کے مؤاخذات میں امیر کا رسالہ دکن سے شائع ہو چکا ہے [2] ابن عراق کی ایک اہم تصنیف جس کے حوالے اس کے رسائل (دیکھو: مطالع السمت: ص ۲، ص ۶، جدول التقویم: ص ۵۸) اور بیرونی کی کتاب الاستیعاب میں ملتے ہیں -

[3] ...

[4] ابو عبداللہ الحسن بن محمد، ابن البغدادی کا ایک رسالہ دکن سے شائع ہو چکا ہے - [5] الاستیعاب میں اس کا پورا نام "ابو داؤد سلیمٰن بن عصمہ السمرقندی" آیا ہے (بحث "عمل الصفیحۃ الکسوفیہ") [6] حواشی چہار مقالہ: ص ۱۹۹ - ۲۰۲، الاستیعاب میں اس کے اختراعات و ایجادات کا بکثرت ذکر آتا ہے اس نے عضد الدولہ کے لئے جو اسطرلاب بنایا تھا اس کی خصوصیت کا بیان بیرونی نے کیا ہے اسطرلاب شمالی وجنوبی کے قوانین مزج میں اس کی ایک تالیف تھی جس سے البیرونی نے استفادہ کیا ہے اسطرلاب مسرطن، صلیبی، لولبی، رصدی اور الزورقی کی ایجاد اسی نے کی تھی الزورقی کی خصوصیت کے لئے دیکھو ("البیرونی" از سید حسن برنی ص ۲۱۰ - ۱۱ وجلال ہمائی: کتاب التفہیم ص ۲۹۷ حاشیہ ۴) سجزی کا ایک رسالہ "شکل قطاع" پر دکن سے شائع ہوا ہے -

[7] اصل: "عزارة" غیر منقوط،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

التنازع والتعاند عليهم، حتى يعين بعضهم على بعض ويفتخر بما ليس له، ويسلب بعضهم بعضا علمه، وينسبه الى نفسه متكسّباً به، ويكلّف الناس التعامى على فعله، بل يصرف عنان قوته الغضبية الى من فطن بحاله، وينطوى على عداوته وبغضائه -

كما وقع بين جماعة من افاضل عصرنا فى "تسبيح الدائرة" وفى "تثليث الزاوية" بالسواء وفى "تضعيف المكعب" وغير ذلك، وكما وقع بين طائفة من العلماء فى شكلٍ قريب المتناول، سهل المأخذ والعمل نائب عن الشكل القطاع فى اغراضه، وقائم مقامه فى انتاج اعماله -

وانا لتجردى عن العصبية والاصرار فى الباطل والتسامح بالعجز والاعتراف بالفضيلة لصاحبها، ومعرفتى بحقه، وميلى الى توفيرى عليه، اريد ان اسوق ما عندى من كيفية حالهم وحديثهم، لئلا يتصور عند مولانا الاصفهبد الجليل السيّد جيلجيلان - ادام الله علوه - اذا وقف على اعمالهم، خلاف ما وجدتهم ثم احكى الشكل وبراهينه عليه ثم كيفية استعماله بعد ذلك بعون الله وحسن توفيقه -

قصة هذا الشكل وما لكل واحد من العلماء عليه وفيه -

قد كان اجتمع عند ابى سعيد احمد بن محمد بن عبد الجليل [۱۷۷/ظ] عدّة طرقٍ لفضلاء المهندسين واصحاب الزيجات فى استخراج سمت القبلة بالحساب والتقادير المساحى بالات مختلفة النتائج عديمة البرهان - واعلمته ان مولاى ذا مصطفى ابا نصر منصور بن على بن عراق - ايده الله - شديد[1] القوة على استخراج براهين امثالها من الحسبانات،

---

[1] اصل - کرم خوردہ : "... دید"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعيد الغور فيها، سريع الادراك لها۔ فسألنى مطالبته بتأملها وإزاحة[1] العلة في تحقيقها والكشف عن دواعى اصحابها اليها۔ ففعلتُ، وعمل ابونصر في ذلك السوال كتاباً وسمه بالسموت[2] واودعه المطلوبَ منه، واستنبط في مواضع من ذلك الكتاب لوازم هذا الشكل من غير قصدٍ منه له الّا لما احتاج اليه۔

واتّصَلَ بابي الوفاء محمد بن محمد[3] البوزجانى خبرُ هذا الشكل وكاتبنى في معناه، فانفذته اليه وهو يومئذ بمدينة السلام وورد[4] (جوابه) ناطقاً باستحسانه الكتاب، واستعظامه اياه لولا ان صاحبه سلك فيه طريق القدماء في استعمالهم "الشكل القطاع" و"النسبة المؤلفة"۔ فان له طرقاً خفيةً في معرفة السمت، اوجز من ذلك واحسن۔

وعرضتُ ما قاله على ابي نصرٍ فزعم انه انما فعل ذلك لمحبته اقتفاءَ آثار المتقدمين ولحاجته الى "الشكل القطاع" عند اقامة البرهان على اعمال غيره، فانهم كانوا استخرجوها به، على ان ماذكره ابوالوفاء هو سهل ومن مال اليه فيكفى المؤنة من شكلين في كتاب السموت، ونبّه موضعهما وكيفية انزياح العلة منهما ولم يكتف بذلك دون ان انشأ رسالةً حينئذٍ الى بيّن فيها هذا الشكل والعمل به۔

ثم انفذ اليّ ابوالوفاء بعد ما مضى سنةٌ على ذلك سبع مقالات من كتاب عمله وسماه "مجسطى ابوالوفاء"[5] وقد اورد فيه هذا الشكل ببرهانٍ قريبٍ، واستعمله في جميع امور الهيئة في مجسطيه ذلك، ولما وقفتُ منها على ما

---

[1] اصل: "ارحه" غیر منقوط، [2] "سمت" کی جمع ہے، قرآنی رسم الخط کے مطابق "سماء" کی جمع "سماوات" قرار دینا صحیح نہیں جیسا کہ بعض اہل علم سمجھتے ہیں۔ دیکھو "البیرونی": ص ۱۲۳ طبع دوم، اورینٹل کالج میگزین۔ ص ۳ سطر ۱۱، ۷ ۔ فروری و مئی ۱۹۵۳ء) [3] الفہرست: ص ۳۹۴ (مصر) القفطی ص ۲۸۷ تتمہ صوان الحکمہ (ص ۷۶، حواشی ص ۱۹۴) [4] اصل: "جوابا" [5] اصل: کذا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وقفتُ واعترفت من عجزها بهٖ تقویت استخرجت البرهان علیه بطریق لیس بالبعید علیٰ ما تصوّر الخطوط الواقعة فی حروف الکرة ۔ وقریب من [۱۷۷ ب] طرق استعاله ما سأوردهٗ فی هذا الکتاب ۔[1]

ثم حللتُ بلد الری بعد ذلک، ولقیتُ ابا محمود حامد بن خضر الخجندی الرازی واخرج الیّ کتابا عمله فی اعمال اللیل بالکواکب الثابتة واورد فی اوایله هذا الشکل ببرهانٍ اٰخر، وفصلٍ طوّل معه وسمّاه "قانون الهیئة" وبنیٰ علیه جمیع ما تصدّه فی ذلک الکتاب ۔

ثم لقیتُ ابا الحسن کوشیار بن لبان الجیلی[2] فی عمل کتاب قدّم الشکل فی مبادیه علیٰ مثل ماذکره ابو محمود، وسمّاه "المغنی" یعنی به عن شکل القطاع، واستخرج به نسبة اکثر ما یشتمل علیه المقالة الثانیة من کتاب "المجسطی" میلا منه الی تخفیف العمل، اذ لیس یستعمل فی هذا الشکل الا نسبة واحدة بسیطة غیر مؤلفة، ولا مقادیر اکثر من اربعة، ولیس یخفی فضل سهولة التصور وخفة العمل بالانبسط علیها بالمرکب المؤلف ۔

فاما ابو نصر فلا حاطتی بجل احواله العملیة ومشاهدتی ایّاها منه تعالی القسم الریاضی، وقیامی بتحصیل ما هو حاصلٌ فی خزانته من الکتب واملائه علیٰ جمیع ما یستخرجه ویستنبطه، وتبرؤه عن ادّعاء ما لغیره لنفسه، والضافه بین المتنازعین فی ذلک ومساهمته تبرعًا بالانتساب الی علماء لقیتهم ودون من مرتبته من غیران تلمذ لاحد هم، ومع غزارة

---

[1] دیکھو "البیرونی" صفحہ ۱۲ (حاشیہ) بیرونی عمل السموت کے باب میں خجندی کے مخصوص طریقہ کو پسند کرتا ہے (الدرر فی سطح الاکر نسخہ بوڈلین: برگ ۷ ب، شمارہ)

[2] تتمہ صوان الحکمۃ: صفحہ ۸۳، حواشی چہار مقالہ (صفحہ ۲۰۲) ابن اسفندیار (صفحہ ۸۶ انگریزی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علم وتنبہ وذکاء فہم وعجیب فطنۃ، طبع علیہ، لسمت التہمۃ باخذ ہذا الشکل من غیرہ بل لا استجیز لبالی ان یخطئ ذلک بہ لما تقدمہ من جہتہ، ولانہ اجاب بذلک وقت المطالبۃ ایاہ بہ والحاجۃ الیہ۔

فاما ابو الوفاء فلم اشہد ولم اقف من اسبابہ علی مثل ما وقفت علیہ لغیرہ، لکنی اتعجب منہ حیث رأی فی "کتاب السموت" شکلین یؤدیان الی ما فاخر بہ خاصۃ، فتعامی عنہما وتصامم، فلئن کان افتخارہ بالشکل المذکور، فلقد عاین مثلہ لغیرہ بین یدیہ متصححا فی اولہ انہ یمکن معرفۃ ما ذکر من الکریات، فی احد طرق سمت القبلۃ بغیر النسب التی تتألف فی "الشکل القطاع"، وفی آخرہ انہ قد انتج فی ذلک طریق [۱۲۸/ظ] فی معرفۃ المیول والمطالع سوی الذی اتی بہ بطلمیوس بالشکل القطاع۔

ولئن کان الافتخار بما ذکرنا طریقہ فی سمت القبلۃ، فما اتی بشیء بدیع غیر ما فی زیج حبش[1] الحاسب بعینہ، لم یزد علیہ الا تقسیم العمل اقساما (مرتبۃ[2]) فی عدۃ فصول، ولم یغیر سوی العبارۃ عن "الطول المعدل" بتعدیل الطول، وعن "العرض المعدل" بتعدیل العرض، علی انہ مشکور علی اجتہادہ وسعیہ، ولست اتجنی علیہ الا الذی لم یلق بفضلہ وتقدمہ من الصلف الکاذب، فقبیح بہ جدا ان یفاخر من اخترع فی سمت القبلۃ ما اخترع فی کتاب السموت۔

فاما ابو محمد[3] فقد ذکر انہ السابق الیہ وان ابا الوفاء اخذہ عنہ ان کان ذکرہ، ومن لی بعلم الحقیقۃ، مع اختلاف تراتیبہما علی ما سأحکیہ

---

[1] احمد بن عبداللہ البغدادی، المامون ومعتصم کا معاصر۔ دیکھو الفہرست: ص۳۸۴، القفطی ص۱۷۰ وغیرہ

[2] کرم خوردہ

[3] کذا۔ والصواب "ابو محمود"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

منهما، وقد شاهد بعضهما بعضا، وكل واحد منهما متحاز[1] الى الجملة المتعلقة[2] يعني مع صاحبتها والامر في السبق[3] لكليهما ممكن۔

فاما كوشيار فقد اعترف عند حضور ابي محمود لديه ان ليس له منه الا التهذيب والايجاز والتنقيح۔

فهذه حقايق ماعندي من اخبارهم في ذلك، فنعود الآن الى انجاز الوعد، واقدم قبل ذلك من مقدماته ما سيحتاج اليه فيما بعد

متفرقات | اس دیباچہ کی اہمیت کے سلسلہ میں ہم ان قیمتی جملوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے جو البیرونی کے قلم سے اپنے معاصر فضلاء کے کمال فن اور ان کے بعض ناپسندیدہ اطوار کے متعلق قیدِ تحریر میں آگئے ہیں، نیز استاذ ابن عراق اور اپنے تعلقات کے بارہ میں اس نے جو کچھ لکھا ہے اس کی افادیت سے بیرونی اور ابن عراق سے دلچسپی رکھنے والوں کو انکار نہیں ہو سکتا۔

ابن عراق سے بیرونی کا تلمذ ناقابل انکار حقیقت ہے لیکن اس حقیقت کو دیباچہ کتاب المقالید کی عبارت جیسی جلا دیتی ہے، شاید الآثار الباقیہ[4]، فہرست تالیفات، اور بیرونی کے دوسرے متداول نوشتوں سے اس پر ایسی روشنی نہیں پڑتی۔ اس کے علاوہ ابن عراق کے اندازِ طبیعت کے بیان میں یہ اطلاع نہایت وقیع ہے کہ وہ اپنے مرتبہ سے فروتر اشخاص سے محض تواضع و انکسار کی بناء پر تلمذ کی نسبت ظاہر کر دیتا تھا۔ ابن عراق کے متعلق جو یہ رائے قایم کر لی گئی ہے[5] کہ اس کو ابو الوفاء البوزجانی سے تلمذ تھا، مذکورہ اطلاع کی روشنی میں اس رائے پر نظرِ ثانی کرنا ضروری ہے ابن عراق نے صرف ایک جگہ بوزجانی کو اپنا شیخ لکھا ہے اسے ہم واقعیت پر محمول کرنے کے بجائے ابن عراق کے حسنِ خلق و تواضع پر محمول کرنا قرینِ صواب سمجھتے ہیں۔

---

[1] اصل: "متحار"، [2] اصل: "المتعادة"، غیر منقوط [3] اصل: "السیق"

[4] الآثار الباقیہ: ص۱۸۴ (زخاؤ)۔ معجم الادباء ج ۱۷/ ۱۸۷ (مصر): قال عراق قد غذوتني بدرّ تهم: ومنصور منهم قد تولى غراسيا۔ مقدمہ آثار باقیہ (زخاؤ) ۷/ ×××× [5] زین العابدین موسوی: مقدمہ رسائل ابن عراق: ص۴، ڈاکٹر محمد شفیع و پروفیسر محمد فضل الدین قریشی: اورینٹل کالج میگزین بابت فروری و مئی ۱۹۵۳ء۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آل باوند اوران کی حکومت کے مرکز کے متعلق حدود العالم کا[1] یہ بیان ہے کہ "کوہ قارن کا ضلع دس ہزار سے زیادہ قریوں پر مشتمل تھا یہاں کا فرمانروا "سپہبذ شہریار کوہ" کہلاتا تھا اسلامی عہد کے آغاز سے یہاں کی حکومت باوٗ کے خاندان میں رہی اس ضلع کا صدر مقام "پریم" (فریم) ہے لیکن سپہبذوں کی قیام گاہ شہری آبادی سے نصف فرسنگ کی دوری پر لشکر گاہ میں ہے۔"

حدود العالم کا بیان مقامی لوگوں کے رسوم واطوار کے متعلق نہایت دلچسپ ہے۔ فریم کی نشان دہی سب سے پہلے اصطخری[2] کے یہاں ملتی ہے یاقوت نے اس کا بیان نقل کر دیا ہے[3] اور اس کے ضبط میں "بکسر اولہ وثانیہ" لکھا ہے۔ احمد بن علی المنینی بظاہر کسی قدیم ماخذ کی بنا پر اس کا ضبط اس طرح کرتا ہے[4] "الفاء فیہ مکسورۃ وبعدھا راء مھملۃ مشددۃ مکسورۃ ثم یاء مثناۃ من تحت" بال کسنودا کی تحقیق فریم، کوہ قارن وکوہ شہریار کے متعلق بہت مفید اور دلچسپ ہے، حدود العالم کے بیان سے صاف طور پر مترشح ہے کہ شہریار کوہ کا اطلاق کوہ قارن پر ہوتا تھا، شہریار کوہ عام طور پر بیائے مثناۃ تحتانی مذکور ہے لیکن المنینی اسے بالباء ضبط کرتا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں "صحح بالباء الموحدۃ وسمی عندھم شہربار کوہ"

اصفہبذ مرزبان بن رستم کے نام کے ساتھ جو القاب آئے ہیں ان کی تفصیل دلچسپی سے خالی نہیں ہے لہذا بعض باتیں درج ذیل ہیں:

الاصفھبذ = اسپہبد، سپہبد (فارسی) تبرستان ومازندران کے فرمانرواؤں کا خاص لقب تھا مسعودی عہدِ ساسانی کے پانچ اہم مرتبوں کی تشریح میں اصبہبذ کو تیسرے درجہ میں رکھتا ہے اس کے الفاظ ہیں: والثالث الاصبھبذ وھو امیر الامراء الخ "ابن اسفندیار

---

[1] ترجمہ (انگریزی): ۱۳۵ - ۳۶، گب میموریل، [2] الاصطخری: ص۲۰۵-۲۰۶ دخویہ ۱۸۷۰ء، یاقوت ۳۰/۴۹۰ ووستنفیلد، [3] شرح الیمینی: ج ۲ ص ۳۹۱، ص ۳ (مصر) [4] البیرونی: آثار باقیہ: ص ۱۰۱، مسعودی: التنبیہ والاشراف: ص ۹۱ (الصاوی مصر)، تاریخ تبرستان: ج ۱/ ص ۱۴۱-۴۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طبرستان کے صرف دو فرمانروا خانوادوں آل باوند اور قارنوند (آل وشمگیر بن زیار) کے لئے اس لقب کو مخصوص بتاتا ہے[1]۔

جیل جیلان: گیل گیلان، طبرستان، جیلان اور پدشوارجر کے حکمراں کا قدیم لقب ہے ان علاقوں کے مجموعہ پر جس کی حکومت ہوتی وہ جیل جیلان خراسان" بھی کہلاتا تھا محمد بن عبد الملک کے اشعار[2] اس لقب پر شاہد ہیں:

فد خضب الفیل کعادتہ ۔۔۔ لجیل جیلان خراسان

والفیل لا تخضب اعضاؤہ ۔۔۔ الا لذی شان من الشان

فدشوارجر شاہ: البیرونی آثار باقیہ میں آل باوند کے القاب میں " الفرجوارجر شاہیہ "کا ذکر کرتا ہے، عربی و فارسی مراجع میں اس لفظ کی مختلف شکلیں ملتی ہیں۔ ابن خرداذبہ کے یہاں "فدشوارگر" "نامہ تنسر میں "فدشوارگر"، مجمل التاریخ میں "فدشخوارگر" اور مرعشی و ابن اسفندیار کی تاریخوں میں "فرشواذگر"، کتاب المقالید کے منقولہ دیباچہ میں "فدرشوارجر" اور "فدشاہ خر"۔ لفظ کی اصل اردشیر برزگر کی تحقیق میں پاتشوارشا = پاتخوارکساہے، مشرقی تبرستان کا جنوبی حصہ جس میں سوادکوہ، ہزار جریب، فیروزکوہ اور دماوند شامل ہیں " فدشوارگر" کہلاتا تھا[3]۔ عربی کا "جر" یا "گر" پہلوی زبان کا "گر" ہے بقول بیرونی پہلوی میں "گر" کے معنی کوہ کے ہیں کیومرث کا لقب "گرشاہ" اور بعض[4] روایات میں "گلشاہ"

---

[1] البیرونی: آثار باقیہ: ص۱۰۱، مسعودی: التنبیہ والاشراف: ص۹۱ (الصاوی مصر)، تاریخ تبرستان ج ۱/ ص۴۲-۱۴۱ [2] ابن خرداذبہ: المسالک والممالک ص۱۱۹ لائیڈن ۱۸۸۹ء [3] ایضاً: ص۱۷ (لائیڈن) مرعشی ص۱۹، ص۳۱، ص۴۲ (پیٹربورغ ۱۸۵۰ء)، ابن اسفندیار: ص۱۴، ص۱۲۶ (انگریزی ترجمہ) ژورنال الیشیاٹک (مارچ واپریل ۱۸۹۴ء) ص۲۰۰ - ص۲۵۰، ص۵۰۴، اردشیر برزگر: تاریخ تبرستان (مجلد یکم): ص۱۲۸، ص۱۲۹، ص۹۲، ص۳۳ [4] آثار باقیہ ص۹۹، ص۱۰۱، ص۲۲ (زخاؤ)؛ مسعودی: التنبیہ والاشراف: ص۸۵، ص۱۲۸ مصر)، حمزہ اصفہانی: ص۱۳-۱۹ (کاویانی، برلن)،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھا، ابنِ اسفندیار اور مرعشی کی تاریخوں میں اس کے بجائے "فرشاہ" آتا ہے۔ گشتاسب اور اس کے خاندان کے فرمانروا "گرشاہ" کہلاتے تھے یہ خاندان تبرستان کے جنوبی کوہستان پر حکمراں تھا۔ اردشیر کے مقرر کردہ القاب میں "بدشوار گرشاہ" کا لقب بھی آتا ہے نوشیران کبھی جنوبی تبرستان کا والی تھا اور اس کا لقب "فدشخوار گرشاہ" تھا حمزہ اصفہانی کا بیان ہے کہ اس کو "بیقر میجان گرشاہ" کا لقب ملا تھا، آخری ساسانی بادشاہ یزدگرد نے اپنی آفاق گردی کے زمانہ میں گیل گاؤ بارہ کو "جیلجیلان فرشواد جرشاہ" کا لقب دیا تھا، اسلامی عہد میں ان القاب کے ساتھ "مولیٰ امیر المومنین" کا لقب بڑھایا گیا چنانچہ مامون نے قارن بن وندا دکو اسلام کی ترغیب دی اور "مولی امیر المومنین" کے لقب کی پیش کش کی تھی بعد میں اس کے لڑکے مازیار نے اسلام قبول کر کے یہ لقب حاصل کر لیا تھا، مازیار کو کچھ قوت حاصل ہو گئی تو اس لقب میں ترمیم کر کے اپنے نام کے ساتھ "موالی امیر المومنین" لکھنے لگا، یعقوبی کتاب البلدان میں لکھتا ہے کہ یہی مازیار عباسی خلفار مامون و معتصم کو جب خطوط بھیجتا تو اپنے نام کے ساتھ "جیل جیلان اصفہبذ خراسان" کے القاب لکھتا تھا، نیز تاریخ یعقوبی کے الفاظ یہ ہیں کہ: فلما عظم امرہ کتب ــــ من جیلجیلان اصبھبذ اصبھبذان بشوارخرشاد محمد بن قارن مولی امیر المومنین ثم ذھب بنفسہ ان یقول موالی امیر المومنین"

کتاب المقالید کے ساتھ مجموعہ میں طوسی کے مرتبہ و تہذیب دادہ رسائل ہیں ان میں سے تحریر المعطیات لاقلیدس، تجرید المناظر، تحریر کتاب المفروضات لثابت بن قرہ، تحریر کتاب ماخوذات ارشمیدس اور الکرہ والاسطوانہ لارشمیدس (مجموعہ: برگ اب ۔ ۷۹ ب) حیدرآباد سے رسائلِ طوسی کے سلسلۂ اولیٰ و ثانیہ کے ضمن میں شائع ہو چکے ہیں۔

---

[1] سنی ملوک الارض: صـ۳۶ (کادیانی ۱۳۳۰ھ) [2] مرعشی: صـ۴۲، ابن اسفندیار (صـ۹۷ ترجمہ)
[3] ابن اسفندیار (صـ۱۴۶، صـ۱۴۷ ترجمہ) یعقوبی البلدان (ص ۲۷۶ - ۲۷۷ طبع دخویہ ۱۸۹۲ء) ایضاً: تاریخ (ج ۲ ص ۵۸۲ طبع ہوتسما ۱۸۸۳ء)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چھٹا رسالہ "مقالہ ارشمیدس فی تکسیر الدائرہ" (مجموعہ: برگ ۸۰/ظ - ۱۰۵/ظ) اور اس کے بعد طوسی کی اہم تالیف کتاب الشکل القطاع ہے (برگ ۱۰۵ اب - ۱۴۷ اب) پیش نظر مضمون میں اسی نسخہ کی بناء پر الشکل القطاع کے حوالے دیئے گئے ہیں[۱]۔ کتاب المقالید (برگ ۱۷۵ اب) سے شروع ہوتی ہے اور (برگ ۲۲۱ ب) پر اچانک ختم ہو جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں صرف آخری ورق ضائع ہوا ہے اور خاتمہ کتاب کی بحث چند سطروں کے لئے ناقص رہ گئی ہے۔ واللہ اعلم

ہم اس مضمون کی ترتیب کے سلسلہ میں برادر محترم ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی استاذ شعبہ عربی ڈھاکہ یونیورسٹی کے بے حد ممنون ہیں کہ آپ نے ہمارے استفادہ کے لئے بال کستو واکے فرانسیسی مضمون کے ترجمہ کی زحمت گوارا فرمائی اور اپنے گرامی قدر دوست پروفیسر ک، م، ا، مائترا کی عنایات سے بھی سبکدوش نہیں ہو سکتے کہ بروکلمان کے سمجھنے میں ان کی معاونت حاصل رہی۔

[۱] یہ نسخے حیدرآباد کے مطبوعہ متون کی بنسبت اہم زیادات رکھتے ہیں مثلاً نسخہ تحریر المعطیات کے اخیر میں ایک طویل استدراک موجود ہے جس سے مطبوعہ نسخہ خالی ہے اس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں: "دعوی شکل سد من المعطیات، وجدتہ فی نسخۃ بنقل قد نجد من خط الا" "ق (کذا) ورراق حسین" الخ

تفسیر مظہری (عربی)

علمائے طلبا اور عربی مدرسوں کے لئے شاندار تحفہ

مختلف خصوصیتوں کے لحاظ سے "تفسیر مظہری" تفسیر کی تمام کتابوں میں بہترین سمجھی گئی ہے بلکہ بعض حیثیتوں سے اپنی مثال نہیں رکھتی۔ یہ حقیقت ہے کہ اس عظیم الشان تفسیر کے بعد کسی تفسیر کی ضرورت نہیں رہتی۔ امام وقت قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کا یہ عجیب و غریب نمونہ ہے

اس بے مثال کتاب کا پورے ملک میں ایک قلمی نسخہ بھی دستیاب ہونا دشوار تھا۔ شکر ہے کہ برسوں کی جد و جہد کے بعد آج ہم اس لائق ہیں کہ اس متبرک کتاب کے شائع ہونے کا اعلان کر سکیں ..... تمام جلدیں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔

ہدیہ غیر مجلد: جلد اول سات روپے۔ جلد ثانی سات روپے۔ جلد ثالث آٹھ روپے۔ جلد رابع پانچ روپے۔ جلد خامس سات روپے۔ جلد سادس آٹھ روپے۔ جلد سابع آٹھ روپے۔ جلد ثامن آٹھ روپے۔ جلد تاسع پانچ روپے۔ جلد عاشر پانچ روپے ہدیہ کامل دس جلد اڑسٹھ روپے۔ رعایتی ساٹھ روپے۔

© rasailojaraid.com